36932/240

دار الافتاء
فتوی نمبر ٢٦/١٥٨٨
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٢٢٩

محترم مفتی صاحب! برائے کرم درج ذیل مسئلہ کا شرعی حل بیان فرمائیں

(١) مسئلہ یہ ہے کہ آجکل بعض لوگ اس طرح عمامہ باندھتے ہیں جس سے ان کے کان بھی چھپ جاتے ہیں اور آدمی سکھوں کے مشابہ لگتا ہے۔ کیا اس طرح عمامہ باندھنا جائز ہے؟

(٢) اگر کوئی عورت طواف زیارت سے پہلے حائضہ ہو جائے ~~ان~~ بعد وہ فلائٹ مؤخر کرانے کی پوری کوشش کرے لیکن وہ مؤخر نہ ہو تو کیا اس صورت میں حلال ہونے کیلئے دم دینا لازم ہے یا وہ ~~بس~~ جس سے اس طواف کا بدل کرواکر بھی حلال ہو سکتی ہے؟ بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ طواف بدل کرواکر بھی حلال ہو سکتی ہے۔ چنانچہ شرح الثمیری (قدوری کی شرح جو مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب نے لکھی ہے) میں قدوری کے مسئلہ:

و اذا حاضت بعد الوقوف بعرفة و بعد طواف الزیارة الخ

کے تحت لکھا ہے کہ:

اس سے معلوم ہوا کہ طواف زیارت کیلئے رکنا پڑے گا کیونکہ وہ فرض ہے اور طواف زیارت رہ جائے تو اس کا بدل کروانا پڑے گا اس کی دلیل یہ اثر ہے: عن الحسن فی الرجل یموت قبل أن یقضی نسکه قال یقضی عنه ما بقی من نسکه (مصنف ابن شیبہ ٢٦٦ ج ٣ حدیث نمبر ١٢١١٧) (شرح الثمیری ١/٢٣٦)

کیا یہ بات درست ہے؟

سائل: راشد حسین، محمد افضال
نیو کراچی 0321-2207626

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

﴿۱﴾......عمامہ سر پر باندھا جاتا ہے،اور سر پر باندھنے میں معتاد طریقہ یہ ہے کہ کان کھلے رہیں،اسلئے کانوں کو چھپانا معتاد طریقہ کے خلاف ہے۔اگر سکھوں سے مشابہت لازم آتی ہو تو اس مشابہت کی وجہ سے کراہت بھی ہوگی،البتہ اگر کوئی عذر ہو جیسے سخت سردی میں کانوں کو سردی سے بچانے کیلئے کانوں پر بھی عمامہ باندھ لیا جائے تو اس عذر کی وجہ سے گنجائش ہوگی۔

عمدة القاری شرح صحیح البخاری:

وَفِی بعض طرق حَدِیث ابُن عمر مَا یَقُتَضِی أَن الَّذِی کَانَ یُرُسِلهُ بَین کَتفیهِ من الطّرف الْأَعُلَی رَوَاهُ أَبُو الشَّیُخ وَغیره من رِوَایَة أبی عبد السَّلَام عَن ابُن عمر رَضِی الله عَنهُمَا قَالَ :قلت لِابُنِ عمر :کَیفَ کَانَ رَسُول الله صلی الله عَلَیُهِ وَسلم، یعتم؟ قَالَ :کَانَ یُدِیر کور الُعِمَامَة علی رَأسه ویغرزها من وَرَائه ویرخی لَهُ ذؤابة بَین کَتفیهِ.

عمدة القاری شرح صحیح البخاری *(3/ 101)*

وَفِی (المغنی) : وَمن شَرَائِط جَوَاز الُمسُح علی الُعِمَامَة شَیُئَان :أَحدهمَا :أَن تکون تَحت الحنك، سَوَاء أرُخی لَهَا ذؤابة أم لَا، قَالَه القَاضِی، وَلَا فرق بَین الصَّغِیرَة والکبیرة إِذا وَقع عَلَیُهَا الِاسُم ....

الشَّرُط الثَّانِی :أَن تکون ساترة لجَمِیع الرَّأُس إلَّا مَا جرت الُعَادة بکشفه، کمقدم الرَّأُس والأذنین.

﴿۲﴾......اگر کوئی عورت طواف زیارت سے پہلے حائضہ ہو جائے تو اس وقت تک احرام سے باہر نہیں آسکتی جب تک طواف زیارت نہ کر لے،اگر وہ اسی حالت میں طواف کر لے تو طواف تو ہو جائیگا لیکن وہ گناہ گار ہوگی،اور اس پر ایک اونٹ ذبح کرنا لازم ہوگا۔

اگر فلائٹ موخر نہ ہو سکے تو وہ عورت کسی اور سے اپنا طواف نہیں کروا سکتی،حدیث شریف میں ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو روانگی سے پہلے حیض آیا جب رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا"انك لحابستنا" کہ آپ ہمیں روکیں گی۔(یعنی طواف زیارت نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑیگا) لیکن جب معلوم ہوا کہ طواف زیارت کر چکی ہیں،صرف طواف وداع باقی ہے(اور وہ خواتین سے عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں،جا سکتی ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی خاتون نے طواف زیارت نہ کیا ہو تو جب تک وہ طواف نہ کر لے احرام سے باہر نہیں ہو سکتی،نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی اور کو طواف کیلئے مقرر نہیں کر سکتے،ورنہ حضرت صفیہؓ کے معاملے میں کسی اور سے کروانے کا ارشاد فرما دیتے۔

جہاں تک مصنف ابن ابی شیبہ کی حدیث کا تعلق ہے تو اولاً یہ حضرت حسنؒ کا قول ہے،جو قول تابعی ہے،اور اس کے متصل بعد اس قول کے معارض حضرت قاسمؒ کا قول اس کے خلاف بھی منقول ہے۔

مصنف ابن أبی شیبة

(216) فی الرجل یموت وقد بقی علیه من نسکه شیء

دار الافتاء

حـدثـنـا أبو بكر قال حدثنا ابن المبارك عن هشام عن الحسن فى الرجل يحج فيموت قبل أن يقضى نسكه ، قال :يقضى عنه ما بقى من نسكه.

حـدثـنـا أبو بكر قال حدثنا ابن مهدى عن سفيان عن أبى نهيك قال :سألت طـاوسـا عـن إمـرأـة تـوفيت وقد بقى عليها من نسكها ، قال :يـقـضى عنها ، وسـألت القاسم فقال :لا عـلـم لى بما قال طاوس ، قال الله تعالى * :(لا تزر وازرة وزر أخرى).*

دوم یہ کہ اس روایت میں فوت ہونے والے حاجی کا ذکر ہے۔ جو کسی صورت میں طواف پر قادر نہیں ہوتا، اس پر زندہ قادر انسان کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اگر یہ قیاس درست ہوتا تو محصر زیادہ حقدار تھا کہ اپنی طرف سے کسی کو مقرر کرے جو اس کی طرف سے افعال حج یا عمرہ ادا کرلے، لیکن محصر کو اس کی اجازت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۷/ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

۹/جنوری ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۹/۳/۱۴۳۵ھ

مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۵۸۸/۶۷

۹/۳/۳۵ھ

۱۱/۱/۲۰۱۴